بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | ہفتہ ۶ ذیقعد ۱۴۰۴ ہجری ۴ ظہور ۱۳۶۳ ہش ۴ اگست ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۷۸

## اخبار احمدیہ

-- ربوہ ۴ ظہور/اگست۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

کل سے معدہ میں درد اور متلی کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

# کامل فیض جو روحانی عالم تک پہنچاتا ہے کامل استقامت سے وابستہ ہے

## کامل استقامت سے مراد ایسی حالتِ صدق و وفا ہے جس کو کوئی امتحان ضرر نہ پہنچا سکے

"خدا تعالیٰ کے انعامات جو دوسرے لفظوں میں فیوض کہلاتے ہیں انہی پر نازل ہوتے ہیں جو اپنی زندگی کی خدا کی راہ میں قربانی دے کر اور اپنا تمام وجود اس کی راہ میں وقف کر کے اور اس کی رضا میں محو ہو کر پھر اس وجہ سے دعا میں لگے رہتے ہیں تا جو کچھ انسان کو روحانی نعمتوں اور خدا کے قرب اور وصال..... ..... میں سے مل سکتا ہے وہ سب ان کو ملے۔ اور اس دعا کے ساتھ اپنے تمام قویٰ سے عبادت بجا لاتے ہیں اور گناہ سے پرہیز کرتے اور آستانہ الٰہی پر پڑے رہتے ہیں اور جہاں تک ان کے لیے ممکن ہے اپنے تئیں بدی سے بچاتے ہیں اور غضب الٰہی کی راہوں سے دور رہتے ہیں سو چونکہ وہ ایک اعلیٰ ہمت اور صدق کے ساتھ خدا کو ڈھونڈتے ہیں اس لئے اس کو پا لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی پاک معرفت کے پیالوں سے سیراب کئے جاتے ہیں..... سچا اور کامل فیض جو روحانی عالم تک پہنچاتا ہے کامل استقامت سے وابستہ ہے اور کامل استقامت سے مراد ایک ایسی حالتِ صدق و وفا ہے جس کو کوئی امتحان ضرر نہ پہنچا سکے۔ یعنی ایسا پیوند ہو جس کو نہ تلوار کاٹ سکے نہ آگ جلا سکے اور نہ کوئی دوسری آفت نقصان پہنچا سکے۔ عزیزوں کی موتیں اس سے علیحدہ نہ کر سکیں پیاروں کی جدائی اس میں خلل انداز نہ ہو سکے بے آبروئی کا خوف کچھ رعب نہ ڈال سکے۔ ہولناک دکھوں سے مارا جانا ایک ذرہ دل کو نہ ڈرا سکے سو یہ دروازہ نہایت تنگ ہے اور یہ راہ نہایت دشوار گزار ہے کس قدر مشکل ہے آہ! صد آہ!!

..... جو لوگ خدا کی مرضی کو چھوڑ کر اپنے عزیزوں اور مالوں سے پیار کرتے ہیں وہ خدا کی نظر میں بدکار ہیں وہ ضرور ہلاک ہوں گے کیونکہ انہوں نے غیر کو خدا پر مقدم رکھا۔ یہی وہ تیسرا مرتبہ ہے جس میں وہ شخص باخدا بنتا ہے جو اس کے لئے ہزاروں بلائیں خرید لے اور خدا کی طرف ایسے صدق اور اخلاص سے جھک جائے کہ خدا کے سوا کوئی اس کا نہ رہے گویا سب مر گئے۔ پس سچ تو یہ ہے کہ جب تک ہم خود نہ مریں زندہ خدا نظر نہیں آ سکتا۔ خدا کے ظہور کا وہی دن ہوتا ہے کہ جب ہماری جسمانی زندگی پر موت آوے۔ ہم اندھے ہیں جبتک غیر کے دیکھنے سے اندھے نہ ہو جائیں ہم مردہ ہیں جبتک خدا کے ہاتھ میں مردہ کی طرح نہ ہو جائیں۔ جب ہمارا منہ ٹھیک ٹھیک اس کے محاذات میں پڑیگا تب وہ واقعی استقامت جو تمام نفسانی جذبات پر غالب آتی ہے ہمیں حاصل ہوگی۔ اس سے پہلے نہیں اور یہی وہ استقامت ہے جس سے نفسانی زندگی پر موت آجاتی ہے۔" (روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۲-۳۸۳)

## حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

-- لاہور ۲ اگست۔ حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی حالت تسلی بخش نہیں ہے۔ کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے عام حالت میں کوئی بہتری کے آثار نہیں۔ کل پھر خون دیا گیا۔ خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

-- محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب استاذ الجامعۃ الاحمدیہ آنکھ کے علاج کے سلسلہ میں ۱۴ جولائی ۱۹۸۴ء سے گنگا رام ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ ماہر ڈاکٹروں نے آنکھ کے تفصیلی معائنہ کے بعد بعض پیچیدگیوں کا پتہ چلایا ہے جس کی وجہ سے تشویش ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم پروفیسر صاحب موصوف کو آنکھ کی اس پیچیدہ بیماری اور دیگر عوارض سے نجات دے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

## شریعت کورٹ کی کارروائی

### کورٹ نے ۵ ویں روز بھی سماعت جاری رکھی

-- لاہور ۲ اگست۔ وفاقی شریعت کورٹ کے رجسٹرار کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق شریعت کورٹ کے ایک فل بنچ نے جو مسٹر جسٹس آفتاب حسین چیف جسٹس، مسٹر جسٹس فخر عالم، مسٹر جسٹس چوہدری محمد صدیق، مسٹر جسٹس مولانا ملک غلام علی اور مسٹر جسٹس مولانا عبدالقدوس

(باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ منافعِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل روزنامہ ربوہ

۶ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ

۴ ظہور ۱۳۶۳ ہش

# دعاؤں کی قبولیت پر ایک بیّن دلیل

اللہ تعالیٰ کی ذات غیر محدود صفات سے متصف ہے۔ تاہم اس نے اپنی جن صفات کا قرآن مجید میں ذکر کیا ہے ان میں سے اُس کی دو صفات ایسی ہیں جنہیں اس نے ایک ساتھ بار بار اور بڑی کثرت سے دہرایا ہے۔ وہ دو صفات ہیں اُس کا عزیز اور حکیم ہونا۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝

(البقرہ آیت ۲۲۱)

اللہ یقیناً غالب اور حکمت والا ہے

عزیز ہونے کی حیثیت میں وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اسے ہر قدرت اور طاقت اور کامل غلبہ حاصل ہے کوئی اُس کے ارادہ میں حائل نہیں ہو سکتا۔ لیکن وہ ساتھ ہی حکیم بھی ہے۔ اُس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ اسی لئے بعض لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں پوشیدہ حکمت کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں اُس کے بعض کام بہت عجیب لگتے ہیں اور بعض ناسمجھ لوگ اُس پر معترض ہو کر گناہ کے بھی مرتکب ہو بیٹھتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے ایسے ہی کاموں میں سے ایک یہ ہے کہ اگرچہ اُس نے اپنے کلامِ پاک میں خود فرمایا ہے کہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المومن آیت ۶۱) یعنی اے میرے بندو! تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا کو قبول کر کے تمہیں تمہاری مراد عطا کروں گا، لیکن کبھی تو وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول کر کے اس کے نتیجہ کو بلا توقف ظاہر کر دیتا ہے اور کبھی وہ دعاؤں کو قبول تو کر لیتا ہے لیکن نتیجہ کو جلد ظاہر نہیں کرتا بلکہ اس میں وقفہ ڈال دیتا ہے اور مقررہ وقفہ پورا ہونے کے بعد جس کا علم خود اسی کو ہوتا ہے دعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ بعض دعاؤں کا نتیجہ بلا توقف ظاہر کرنے میں بھی اُس کی حکمت پوشیدہ ہوتی ہے اور مقررہ وقفہ کے بعد اگر نتیجہ دیر سے ظاہر ہو تو اس میں بھی اس کی کوئی نہ کوئی حکمت ضرور پوشیدہ ہوتی ہے۔ خواہ دعا کرنے والے اسے سمجھ سکیں یا نہ سمجھ سکیں۔ گو بعد میں جب نتیجہ منصۂ شہود پر آتا ہے تو حکمت بھی از خود آشکار ہو جاتی ہے۔

دعاؤں کی قبولیت کسی قدر تاخیر اور دیر سے ظاہر ہونے میں اللہ تعالیٰ کی جو حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) ان سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ایک طالب نہایت رقت اور درد کے ساتھ دعائیں کرتا ہے مگر وہ دیکھتا ہے کہ ان دعاؤں کے نتائج میں ایک تاخیر اور توقف واقع ہوتا ہے۔ اس کا سِرّ کیا ہے؟ اس میں یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اوّل تو جس قدر امور دنیا میں ہوتے ہیں اُن میں ایک قسم کی تدریج پائی جاتی ہے۔ دیکھو ایک بچہ کو انسان بننے کے لئے کس قدر مرحلے اور منازل طے کرنے پڑتے ہیں۔ ایک بیج کا درخت بننے کے لئے کس قدر توقف ہوتا ہے۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کے امور کا نفاذ بھی تدریجاً ہوتا ہے۔ دوسرے اس توقف میں یہ مصلحتِ الٰہی ہوتی ہے کہ انسان اپنے عزم اور عقدِ ہمت میں پختہ ہو جاوے اور معرفت میں استحکام اور رسوخ ہو۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس قدر انسان اعلیٰ مدارج اور مراتب کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسی قدر اس کو زیادہ محنت اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس استقلال اور ہمت ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ اگر یہ نہ ہو تو انسان کامیابی کی منزلوں کو طے نہیں کر سکتا۔

(باقی صفحہ ۴)

# اک نہ اک دن تو فیصلہ ہوگا

تُو بھی اے دوست جانتا ہوگا — اِس حقیقت سے آشنا ہوگا
جو بُرائی میں مبتلا ہوگا — اُس کا انجام بھی بُرا ہوگا
دوسروں پر جو مہرباں ہوگا — مہرباں اُس پہ خود خدا ہوگا
دُکھ کسی کا مٹا سکے گا وہی — خود جو دُکھ درد آشنا ہوگا

حال بھلا کر! ترا بھلا ہوگا
تجھ سے راضی وہ کبریا ہوگا

پوری ہوگی مشیّتِ خالق — حقِ مخلوق بھی ادا ہوگا
کون جھوٹا ہے اور کون نہیں — اک نہ اک دن تو فیصلہ ہوگا
سب غلط فہمیاں ہوا ہونگی — چرچا ہر سمت صدق کا ہوگا

کلمہ گو پھر گلے ملیں گے ضرور
سب کا محبوب مصطفےٰؐ ہوگا

سانچ کو اے ندیم آنچ نہیں — دودھ پانی جدا جدا ہوگا
دُکھ سہو صبر و استقامت سے — عُقدہ ہر لاجرم کُشا ہوگا
ابتلاء ہیں سحاب ساون کے — صاف مطلع جہان کا ہوگا

پھر معطّر ہے گلشنِ عالم
پھول کوئی نیا کھلا ہوگا

نیرِ آتش ہے خرمنِ دجّال — آسماں پر کوئی ہنسا ہوگا
وقت ہے اب بہت قریب کہ جب — حشر دنیا میں اک بپا ہوگا
جھوٹے معبود ہونگے سب نابود — سب کا معبود اِک خدا ہوگا
قصرِ کفر و ضلالت و الحاد — جل کے اک روز سب فنا ہوگا
چشمۂ فیضِ مصطفےٰؐ کے طفیل — سارا باغِ جہاں ہرا ہوگا
ایک ہی پیشوا اور اک ہی کتاب — اور فقط ایک ہی خدا ہوگا

"بے خودی بے سبب نہیں صدیق"
کام ایسا کوئی کیا ہوگا

(محمد صدیق امرتسری سابق مربی مغربی افریقہ)

## درخواستِ دُعا

محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔ اے جو افریقہ یورپ اور جنوب مشرقی ایشیا کے متعدد ممالک میں بطور مبشر و مربی عرصہ دراز تک خدماتِ دینیہ بجا لاتے رہے ہیں کئی سال سے بعارضہ قلب بیمار ہیں آج کل آپ میو ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہیں مولانا موصوف نے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کی ہے کہ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کر کے ممنون فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ قرآن

# قرآنی پیشگوئیاں

# ہستیٔ باری تعالیٰ کا دائمی ثبوت

(مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی)

قرآن کریم میں جہاں اور بہت سی باتیں بیان ہوئی ہیں وہاں قرآن مجید نے ایسے تاریخی واقعات بھی بیان کیے ہیں جو دراصل پیشگوئیاں ہیں جو اپنے اپنے وقت پر پوری ہوئیں جیسے کہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ نے فرمایا:۔

"قرآن شریف صرف قصہ گوئی کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کے ہر قصہ کے نیچے ایک پیشگوئی ہے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۱)

جتنے انبیاء مبعوث ہوئے ہر ایک نے پیشگوئیوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے وجود کو ظاہر کیا اور اپنے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت دیا۔

سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل انسانی عقلیں محدود تھیں۔ ذرائع آمد و رفت بھی بہت کم۔ اس لیے گزشتہ انبیاء ایک قوم اور علاقہ میں مبعوث ہوتے رہے۔ ان کے متعلق پیشگوئیوں کا دائرہ بھی محدود تھا۔ لیکن جب انسانی عقلیں ترقی کر گئیں۔ رسل و رسائل کے ذرائع بھی بڑھ گئے۔ دنیا سمٹ کر رہ گئی۔ اور تمام پرانی شریعتیں ترقی یافتہ زمانہ کی ضروریات پوری نہ کر سکیں تو خدا تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کے لیے ایک مکمل شریعت۔ قرآن کی شکل میں نازل کی جو تمام علوم کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور انسانی زندگی کے ہر شعبے میں راہنمائی کرتی ہے۔ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ نے کیا ہی سچ فرمایا ہے ؎

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

اس میں وہ پیشگوئیاں بھی ہیں جو عالم الغیب خدائے قادر کی ہستی کا ثبوت بہم پہنچاتی ہیں۔ جہاں اس پاک کتاب میں گزشتہ انبیاء کے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اور بعد کے زمانہ قیامت تک کا بھی ذکر ہے۔ جیسے جیسے یہ پیشگوئیاں اپنے اپنے وقت پر پوری اترتی گئیں یا اترتی جا رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کا وجود حق الیقین تک پہنچ جاتا ہے۔

اب ہم چند ایسی ہی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہیں جو حرف بحرف پوری ہوئیں۔ جن کے پورا ہونے پر ہم اس خدا کے حضور سربسجود ہو گئے جو سچے وعدوں والا عالم الغیب واحد و لاشریک خدا ہے۔

## پہلی پیشگوئی

خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ۔

(المجادلہ: ۲۲)

کہ اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آتے رہیں گے یا یہ کہ

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ

(الصّٰفّٰت ۱۷۲ تا ۱۷۴)

یعنی "بے شک ہمارا فیصلہ ہمارے بندوں یعنی رسولوں کے ذریعے گزر چکا ہے (جو یہ ہے) کہ ان کی مدد کی جائیگی اور بے شک ہمارا لشکر (مومنوں کا گروہ) ہی غالب آنے والا ہے"۔

اب دیکھتے ہیں کہ خدا کا یہ قول اور پیشگوئی کس طرح پوری ہوتی رہی ہے۔ خدا کی طرف سے بے یار و مددگار بے سر و سامان ایک برگزیدہ کھڑا ہوتا ہے تو منکرین کا ایک عظیم لشکر ہر قسم کے ساز و سامان سے لیس اس کو مٹانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن خدا اس کا والی بنتا ہے۔ اس کی ڈھال بن جاتا ہے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاتا ہے۔ اور سر پھرے منکرین مار مار کر اپنا سر چھوڑ لیتے ہیں اور وہ قادرِ مطلق ہستی اس تنہا بندہ کو زندہ رکھتی ہے۔ زندہ ہی نہیں بلکہ اس مبارک وجود کے ذریعے منکرین کی اولادیں اسی واحد و لاشریک کے حضور جھک جاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ ایک خدا کی عبادت کرو جو تمہارا خالق ہے رازق ہے۔ جو رحمان بھی ہے رحیم بھی وہی تمہیں مارتا ہے اور زندہ بھی کرتا ہے۔ یہ تمہارے بت معبود نہیں ہیں۔ یہ بے بس ہیں۔ اور کوئی طاقت نہیں رکھتے۔ یہ چاند اور ستارے تمہیں کسی عذاب سے بچا نہیں سکتے۔ اس پر آپؑ کی قوم بگڑ گئی۔ اپنے عقیدہ کے مطابق اپنے خود ساختہ خداؤں کی ہتک سمجھی۔ اکثریت نے حضرت ابراہیمؑ کو اکیلا جان کر ایک منصوبے کے تحت آگ میں ڈال دیا۔ وہ خدا جو ازل سے قائم ہے جس کی زمین و آسمان کی ہر چیز خادم ہے۔ جس نے یہ اعلان فرمایا تھا کہ ہمیشہ میں ہی غالب رہوں گا۔ اس نے آگ کو حکم دیا

يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ۔

اور آگ ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ حسد کی آگ میں جلنے والے جلتے رہے اور حضرت ابراہیمؑ بدستور توحید کے گیت گاتے رہے۔ کیا یہ واقعہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک بین ثبوت نہیں؟ یقیناً ہے گو زبانیں اقرار کریں نہ کریں دل انکار نہیں کر سکتے۔

سرورِ دو عالم۔ رحمت للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک پر نگاہ ڈالیں۔ وہ اُمّی بے کس۔ جو کبھی دادا کی گود میں پلا کبھی چچا کے (ظاہرہ طور پر) رحم و کرم پر تھا۔ قریش مکہ کو خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا پیغام دیتا ہے۔ ان کے معبود دوں لات و عزیٰ کی کمزوریاں بیان کرتا ہے۔ تمام سردارانِ قریش حتیٰ کہ حقیقی چچا بھی دھمکیاں دیتا ہے قتل کے منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ انتہائی اذیتیں دی جاتی ہیں۔ لیکن ایک ایسی ہستی جس کو خدا کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جسے روحانی آنکھیں ہی دیکھ سکتی ہیں۔ دیوانہ وار مدد کو آتی ہے۔ کبھی وہ بدر میں اپنا جلوہ دکھاتی ہے۔ کبھی غزوہ خندق میں اور وہ اسی ہستی کا محبوب ہر موقع پر کامیاب ہوتا ہے کامیاب ہی نہیں بلکہ سردارانِ قریش کی اولادیں خدائے واحد پر ایمان لے آتی ہیں اور اسی کے نام پر اپنی جانیں قربان کر دیتی ہیں۔ ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے۔

## دوسری پیشگوئی

تورات فرعون کی موت کا واقع یوں بیان کرتی ہے۔" اور خداوند نے موسیٰؑ سے کہا کہ اپنا ہاتھ سمندر کے اُوپر اُٹھا تا کہ پانی مصریوں اور ان کے رتھوں اور سواروں پر بہنے لگے۔ اور موسیٰؑ نے اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر بڑھایا اور صبح ہوتے ہوتے سمندر پھر اپنی اصلی قوت پر آگیا اور مصری اُلٹے بھاگنے لگے اور خداوند نے سمندر کے بیچ میں مصریوں کو تہہ و بالا کر دیا۔ اور پانی پلٹ کر آیا اور اس نے رتھوں اور سواروں اور فرعون کے سارے لشکر کو جو اسرائیلیوں کا پیچھا کرتا ہوا آیا سمندر میں غرق کر دیا۔ اور ایک بھی اُن میں سے باقی نہ چھوڑا"۔

(خروج باب ۱۴ آیت ۲۸)

اس کے بعد یہ کہہ کر کہ "اسرائیلیوں نے مصریوں کو سمندر کے کنارے مرے ہوئے پڑے دیکھا اور اسرائیلیوں نے وہ بڑی قدرت جو خداوند نے مصریوں پر ظاہر کی دیکھی اور وہ لوگ خداوند سے ڈرے اور خداوند پر اور اس کے بندہ موسیٰؑ پر ایمان لائے"۔ توریت خاموش ہے۔ اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں کہ خداوند نے حضرت موسیٰؑ کو سمندر کے اوپر ہاتھ اٹھانے کا کہا یا نہیں لیکن توریت اس کے متعلق خاموش ہے کہ فرعون کی لاش کا کیا بنا۔ لیکن عالم الغیب خدا اس پر سے پردہ اٹھاتے ہوئے فرماتا ہے کہ فرعون نے غرق ہونے سے قبل اقرار کیا۔

اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ۔

(یونس: ۹۱)

کہ "میں ایمان لاتا ہوں جس (مقتدر ہستی) پر بنی اسرائیل ایمان لاتے ہیں اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں"۔

فرعون کے اس اقرار کرنے پر خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً

(یونس: ۹۳)

یعنی "اب ہم تیرے بدن کے (بقاء) کے ذریعے تجھے (ایک جزوی) نجات دیتے ہیں تاکہ جو لوگ تیرے پیچھے آنے والے ہیں ان کے لیے تو ایک نشان ہو"۔

دیکھیں خدا تعالیٰ نے یہاں پیشگوئی فرما دی کہ فرعون کے جسم کو ہم قائم رکھیں گے تاکہ ماضی کی دنیا اس سے عبرت حاصل کرے۔ قادر خدا کی ہستی کا کس قدر زندہ ثبوت ہے جس نے فرمایا تھا کہ میں فرعون کے جسم کو محفوظ رکھونگا تا اس کے دیکھنے والے عبرت حاصل کریں سو آج فرعون کی لاش عجائب خانہ کی زینت بنی ہوئی ہے۔

## تیسری پیشگوئی

یہ پیشگوئی خاتم النبیین۔ رحمت للعالمین سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک سے تعلق رکھتی ہے۔ آپؐ کے متعلق قرآن مجید کی بیان کردہ پیشگوئیاں روزِ روشن کی طرح پوری ہوئیں۔ چشم بینا نے دیکھا اور سعید روحیں خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاتی چلی گئیں۔ اور اللہ اکبر کے نعرے بلند ہوتے رہے۔

خدا تعالیٰ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو آپؐ کو فرمایا:۔

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ

(مائدہ - ۶۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی اے رسول جو تیرے خدا کی طرف سے تجھ پر نازل کیا گیا ہے وہ تو لوگوں تک پہنچا دے پھر فرمایا:۔

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ

اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو تیری رسالت کا کام ناتمام رہے گا۔ ہم جانتے ہیں کہ تیرے اس فعل کے نتیجہ میں تجھے تکلیفیں دی جائیں گی۔ تیرے معدوم کرنے کے لیے مختلف تدابیر اختیار کی جائیں گی تیرے قتل کے منصوبے بنائے جائیں گے لیکن میرے محبوب میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (ایضاً)

اللہ تجھے ہر حملہ سے محفوظ رکھے گا۔ تیرے مارنے کی حسرتیں ان کو خود جلا دیں گی۔ اور

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ (ایضاً)

اللہ کافروں کو ہرگز کامیابی کی راہ نہیں دکھائے گا دنیا نے اس اعلان کو سنا تو تمسخر اڑایا۔ ٹھٹھا کیا اور انہوں نے بھی دعویٰ کیا کہ تیرا خدا ہمارے لات وعزیٰ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تیرا ایک خدا ہمارے تین سو ساٹھ بتوں کا کیا مقابلہ کرے گا ہم تیرا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیں گے۔ لیکن شدید القویٰ خدا نے کس طرح دشمنوں کو ذلیل کیا آپؐ کی حفاظت کی صرف دو واقعات پیش کیے جاتے ہیں۔

## مکہ سے ہجرت

قریش مکہ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ پر مظالم کی انتہا کر دی اور اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے تو مناد یلہ مکہ نے آپس میں مشورہ کر کے فیصلہ کیا کہ مختلف قبائل کے نوجوان آپ کے مکان کے ارد گرد گھیرا ڈال دیں۔ اُدھر خدا نے اپنے محبوبؐ کو بتا دیا اور ہجرت کا ارشاد۔

گھیرا ڈال دیں۔ اور جب آپؐ باہر تشریف لائیں تو قتل کر دیں۔ ادھر کفارِ مکہ کے سورماؤں نے آپؐ کے مکان کے گرد گھیرا ڈالا ادھر خدا نے اپنے محبوبؐ کو بتا دیا اور ہجرت کرنے کا ارشاد فرمایا اتنے بڑے خطرے کے باوجود جو سر پر منڈلا رہا تھا۔ آپؐ کے جسم میں کپکپی پیدا نہ ہوئی۔ آپؐ اپنے حواس کو قائم رکھتے ہوئے ان خونخوار بھیڑیوں کے درمیان سے خراماں خراماں نکل جاتے ہیں اور کوئی تلوار میان سے نہ نکلی۔ ان کے ہاتھ شل ہو گئے خدا نے ہی ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا اور سچے وعدوں والا خدا آپؐ کو وہاں سے بحفاظت نکال لایا سردارانِ قریش نے معاملہ کو یہاں ہی ختم نہیں کر دیا۔ صبح ہونے کے بعد جب انہیں معلوم ہوا کہ آپؐ ہمارے سورماؤں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر بخریت نکل گئے ہیں تو سیخ پا ہوئے اور مکہ کے ہوشیار کھوجیوں کو لے کر قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے غارِ ثور پہ اس قدر قریب پہنچ گئے کہ حضرت ابوبکرؓ جن کو آپؐ کے ساتھ ہجرت کا شرف حاصل ہوا تھا۔ گھبرا اٹھے اور کہا یا رسول اللہؐ دشمن اس قدر قریب پہنچ چکا ہے کہ اگر غار کے اندر جھانک کر دیکھے تو ہمیں پکڑنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس موقع پر جبکہ دشمن عین سر پر کھڑا تھا آپؐ گھبرائے نہیں۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کا یہ کہہ کر ثبوت دیا۔ "اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا"

اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ ہمیں پکڑنے میں کامیاب ہوں۔ یہاں بھی ہمارے جان سے عزیز پیارے محمدؐ کے خدا نے دشمنوں کے دماغوں کو ماؤف کر دیا کہ غار کے اندر جھانکنے کی نہ سوچ سکے۔ ان کی آنکھوں میں نابینائی پیدا کر دی اور پکڑنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اس موقع پر بھی سچے وعدوں والے خدا نے اپنے وعدہ کو نبھایا۔

## کسریٰ کی طرف سے آنحضرتؐ کی گرفتاری کا حکم

کسریٰ ایران کا بادشاہ جو آدھی دنیا پر حکومت کرتا تھا۔ یہودیوں کی طرف سے اشتعال دلانے پر اس نے یمن کے گورنر کو لکھا کہ عرب کا مدعیِ نبوت اپنے دعووں میں بڑھتا جا رہا ہے اسے گرفتار کر کے میرے پاس بھجوا دو۔ سو گورنر کے حکم پر ایک فوجی افسر سپاہی کو لے کر مدینہ منورہ آپؐ کے پاس پہنچا اور کہا کہ کسریٰ نے یمن کے گورنر کو آپؐ کی گرفتاری کا حکم دیا ہے اس لیے آپؐ ہمارے ساتھ چلیں ورنہ وہ آپؐ کو ہلاک اور قوم کو برباد کرے گا۔ ایسا حاکم جو احکم الحاکمین کو بھول چکا تھا جسے ناز تھا تو وسیع حکومت پر۔ جس نے کبھی خدا تعالیٰ کی طاقت کا اندازہ نہیں کیا تھا۔ جسے فخر تھا اپنے آپ پر اور سپاہیوں کی طاقت پر۔ اس کے اس حکم کا کچھ اثر نہ ہوا خدا کے محبوبؐ پر۔ کوئی گھبراہٹ نہیں بلکہ بڑے سکون سے فرمایا "آج رات ٹھہرو میں کل جواب دونگا"۔ محبوبِ خدا نے اپنے آقا کا دروازہ کھٹکھٹایا تو سچے وعدوں والے خدا نے فرمایا ان کو کہہ دو کہ آج رات کسریٰ کے بیٹے نے اپنے باپ کو قتل کر دیا ہے۔ دوسرے روز یمن کے گورنر کے ایلچی جب آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے بڑے جلال کے ساتھ ان کو فرمایا گورنر سے کہہ دو کہ میرے خدا نے تمہارے خداوند کو مار دیا ہے۔ وہ واپس چلے گئے اور آخر چند دنوں بعد ہی اس کی تصدیق ہو گئی کہ بیٹے نے اپنے سفاک باپ کو قتل کر دیا ہے۔ اللہ اکبر ایک وسیع سلطنت کا مالک اپنے کیفر کردار کو تو پہنچا ہی تھا۔ مگر وہ جس نے آپؐ کو پکڑنے کے لیے آدمی بھیجے تھے وہ اور اس کے ساتھی ایسے پکڑے گئے کہ انہوں نے اسی مدعیِ نبوتؐ کی غلامی اختیار کر لی۔

یہ وہ پیشگوئیاں تھیں جو خاتم النبیینؐ کی زندگی میں پوری ہوئیں۔ ایسی پیشگوئیاں بھی ہیں جو قرآن مجید کے نزول کے تیرہ سو سال بعد بھی پوری ہوئیں۔ اب ہم ان میں سے چند ایک کا ذکر کرتے ہیں

## نہر سویز اور نہر پانامہ

خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝

(الرحمٰن ۲۰-۲۱)

یعنی ان سمندروں کو اس طرح چلایا ہے کہ وہ ایک وقت مل جائیں گے۔ سرِ دست ان کے درمیان ایک پردہ ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے میں داخل نہیں ہو سکتے"۔ پھر جب خدا تعالیٰ نے وہ پردہ ہٹا دیا تو نہر سویز اور نہر پانامہ کے ذریعے سمندر مل گئے۔

## ہوائی جہاز اور ریل گاڑی

(ترجمہ) "اور اس گھوڑوں۔ خچروں اور گدھوں کو (بھی) تمہاری سواری کے لیے اور (بطور زینت (وشان) کے لیے (پیدا کیا ہے) آئندہ بھی وہ (تمہارے لیے سواریوں کے مزید سامان) جسے تم (ابھی) نہیں جانتے پیدا کرے گا"۔ (النحل: ۹)

یقیناً گھوڑوں اور خچروں کے علاوہ ہوائی جہاز ریل گاڑی اور موٹر کاریں ایسی سواریاں ہیں جن کو نزولِ قرآن کے وقت کوئی نہیں جانتا تھا ان کے متعلق وہی وجود جانتا تھا جو عالم الغیب ہے اور جس نے انسان کے ذہن میں یہ چیزیں ڈالیں

## پریس اور کتابوں کی کثرت

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ۔

(تکویر: ۱۱)

"جب کتابیں پھیل جائیں گی" کتابیں پھیلنے سے یہی مراد ہے کہ پریس بے شمار ہو جائیں گے جن سے کتابوں کی کثرت سے اشاعت ہو گی۔ ان پریس اور کتابوں کی کثرت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

## چاند پر انسان کا پہنچنا

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝

(الانشقاق: ۴)

"اور زمین پھیلا دی جائے گی" یعنی اس زمانہ میں ثابت ہو جائے گا کہ بہت سے کرے بظاہر آسمان کے ساتھ وابستہ نظر آتے ہیں۔ وہ زمین کا ہی حصہ ہیں جیسے چاند مریخ وغیرہ

(تفسیر صغیر الانشقاق۔ م حاشیہ۔ ۱)

سو چاند پر پہنچنا اور مریخ سے رابطہ قائم ہونا ثابت ہو گیا ہے کہ یہ بھی زمین کا حصہ ہیں

## گناہوں کا بڑھنا

وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ

"اور جہنم کو بھڑکایا جائے گا" یعنی آخری زمانہ میں گناہ بہت بڑھ جائیگا اور گناہ کے بڑھنے سے دوزخ انسان کے قریب آجائیگی۔

(التکویر ۱۳ حاشیہ ۳)

دنیا کا جائزہ لیں۔ اخباروں کو پڑھیں انسان کہنے پر مجبور ہو گیا ہے کہ تمام انبیاء کی قوموں کے گناہ جو انہوں نے کیے اس زمانہ میں چھائے ہوئے ہیں۔

خدا تعالیٰ چونکہ

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ

غیب کی خبریں بتانے میں ہرگز بخیل نہیں سو اس نے ہزارہا پیشگوئیاں کیں اور وہ تمام کی تمام حرف بحرف پوری ہوئیں اور ان کا قبل از وقت اشاعت اور ان کا پورا ہونا عالم الغیب خدا کا وجود ثابت کرتا ہے۔

---

## انسان کی پیدائش کی غرض

"کس قدر ضرورت ہے کہ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اسی کے لیے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ میں اس لیے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لیے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو ..... میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو حدیث میں آیا ہے جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردد نہ کرے تو اس سے مؤاخذہ ہوگا۔ پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے تو وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو اور اس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدم نہ کرو"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۸۳)

---

# فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ

---

## درخواست دعا

مکرم منظر احمد خان صاحب ابن مکرم مبارک احمد خان صاحب آف شیخوپورہ مورخہ ۱۳/۷ کو سکوٹر کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں شدید زخمی ہیں۔ سول ڈسٹرکٹ ہسپتال شیخوپورہ میں زیر علاج ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ سے نوازے نیز ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(ولی الرحمٰن سنوری
کارکن حدیقۃ المبشرین ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ جغرافیہ

# آسٹریلیا

# مُلک بھی بَرِاعظم بھی

(مکرم محمد عیسیٰ صاحب - مربی سلسلہ مقیم ہڈرز فیلڈ ـــــ انگلستان)

گزشتہ سال ستمبر میں قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دورہ مشرق بعید کے سلسلہ میں آسٹریلیا بھی تشریف لے گئے تھے۔ جہاں ۳۰ ستمبر کو حضور نے البیت الہدیٰ اور جماعت احمدیہ کے پہلے مشن ہاؤس کا اپنے دستِ مبارک سے سنگِ بنیاد رکھا تھا۔

اس طرح آسٹریلیا کی سرزمین اور اس پر بسنے والوں کی روحانی تشنگی دور کرنے کے سامان اللہ تعالیٰ نے پیدا فرما دیئے۔ حضور کا یہ دورہ تاریخ ساز حیثیت کا حامل ہے کیونکہ اس دورہ کے نتیجہ میں آسٹریلیا کے روحانی دور کا آغاز ہو چکا ہے۔

## محل وقوع

آسٹریلیا دنیا کا واحد ملک ہے جو سارے برّاعظم پر محیط ہے۔ دنیا کے نقشہ پر مشرقی طول بلد ۱۱۳۰۹ اور ۱۱۵۰۳۹ اور جنوبی عرض بلد ۱۰۴۱ اور ۴۳۰۳۹ کے درمیان جزیرہ کی شکل میں واقع تقریباً تیس لاکھ مربع میل کے رقبہ پر مشتمل ہے۔ جو برطانیہ عظمیٰ سے پچیس گنا اور پاکستان و بھارت کے مجموعی رقبہ سے دوگنا ہے جب کہ آبادی صرف ۱½ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ جو دنیا کے یکصد ممالک کے تارکین وطن کا مجموعہ ہے جن میں بھاری اکثریت (۹۶ فی صد) کا برّاعظم یورپ سے تعلق ہے جس کا لازمی اثر یہ ہے کہ ان کی تہذیب و تمدن میں مغربی یورپ کا نمایاں پہلو جھلکتا ہے۔ ملک کی آبادی کا ۸۶ فی صد شہروں میں آباد ہے جبکہ صرف ۱۴ فی صد دیہی علاقوں میں رہتے ہیں۔

مذہبی لحاظ سے ۹۷ فی صد لوگ عیسائیت کی طرف منسوب ہیں۔ ۳۵ فی صد چرچ آف انگلینڈ اور ۲۵ فی صد کیتھولک۔ باقی چھوٹے چھوٹے عیسائی فرقوں میں منقسم ہیں۔ دس لاکھ لوگوں کا کسی مذہب سے تعلق نہیں۔ اس کے علاوہ مسلمان، یہودی، ہندو اور بدھ مذہب کے پیروکار ہیں۔

یورپ کے مصنفین نے برّاعظم آسٹریلیا کی دریافت ڈچ۔ پرتگال اور سپین کے ملاحوں کی طرف منسوب کی ہے جس کا زمانہ چودھویں صدی عیسوی کے آخر اور پندرھویں صدی عیسوی کا آغاز ہے۔

آسٹریلیا کا نام لاطینی لفظ AUSTRALIS سے ہے جس کے معنی ہیں خطِ استوا یا ایشیا کے جنوب کا علاقہ۔ موجودہ شکل میں یہ لفظ M. FLINDER کی کتاب A VOYAGE OF AUSTRALIS میں پہلی بار ۱۸۱۴ء میں شائع ہوا۔

## آسٹریلیا کی دریافت

۱۷۷۰ء میں برٹش نیوی کے کیپٹن جیمز کک نے آسٹریلیا کے مشرقی حصہ پر برطانیہ کا جھنڈا لہرایا تھا۔ لیکن اس وقت کسی نے اس طرف کوئی خاص توجہ نہ دی۔ امریکہ کی آزادی کے بعد ۱۷۸۶ء میں لارڈ سڈنی جس کے پاس برطانیہ کی وزارتِ داخلہ کا قلمدان تھا حکومت کے مشورہ اور بادشاہ کی منظوری سے اجازت حاصل کی تا پیشہ ور سزا یافتہ مجرموں کو اب برّاعظم آسٹریلیا میں جلاوطن کیا جا سکے۔

چنانچہ مئی ۱۷۸۷ء میں انگریز و جرمن نژاد کیپٹن آرتھر فلپ کی سرکردگی میں گیارہ بحری جہازوں میں ایک ہزار تیس افراد پر مشتمل قافلہ جس میں ۷۳۶ سزا یافتہ مجرم تھے روانہ ہو کر جنوری ۱۷۸۸ء میں بوٹانی بے میں لنگر انداز ہوا۔ جو بعد ملکی حالات کے پیشِ نظر اسی سال جنوب میں منتقل ہو گیا۔ اور سڈنی شہر کی بنیاد رکھی جو آج آسٹریلیا کا سب سے بڑا شہر ہے جس کی آبادی ۳۵ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے

## باشندے

یورپین لوگوں کی آمد سے قبل سرزمین آسٹریلیا میں جو لوگ آباد تھے ان کو ایبوریجنز یعنی قدیم باشندے کہا جاتا ہے۔ ان کا رنگ سیاہ اور جنگلوں میں آزادانہ قبائلی زندگی گزارتے تھے۔ خوراک کے لیے مکمل طور پر شکار پر انحصار تھا۔ طبعاً یہ قبائل صلح جو تھے یہی وجہ ہے کہ نئے آبادکاروں سے مزاحمت نہ کی حالانکہ نوآمدہ مہمانوں نے ان پر ظلم بھی کیے۔ یورپین کی آمد کے وقت ان کی تعداد تین لاکھ کے قریب تھی جو آہستہ آہستہ نئی تہذیب سے ملنے کی وجہ سے کم ہوتی چلی گئی تسمانیہ میں تو تقریباً ختم ہو گئے۔ اس وقت نصف کے قریب قدیم باشندوں کی آبادی شہروں میں آباد ہو چکی ہے ان کی کچھ تعداد ابھی تک قبائل کی صورت میں جنگلوں رہ رہی ہے۔ اب حکومتِ وقت نے ان کی تہذیب و تمدن کو زندہ رکھنے کی خاطر ان کے حقوق وغیرہ کی دیکھ بھال کے لیے مختلف اقدام اٹھائے ہیں بعض ایسی سوسائٹیاں اور کمیٹیاں بنائی ہیں جو ان کا نقطہ نظر سرکاری سطح پر پیش کرتی ہیں۔

## قدیم باشندوں کی آمد

ایبوریجنز قدیم باشندے کہاں سے کب اور کیسے آئے؟ محققین اس بارہ میں مختلف آراء پیش کرتے ہیں۔ بعض کے نزدیک تیس سے چالیس ہزار سال قبل یہ لوگ ایشیا سے اس وقت آئے جب برّاعظم آسٹریلیا اور ایشیا خشکی کے راستہ سے آپس میں ملے ہوئے تھے جو بعد میں سمندر کے پانی کی سطح بلند ہونے کی وجہ سے علیحدہ ہو گیا۔ بعض کے نزدیک نامعلوم زمانہ میں یہ لوگ افریقہ سے یہاں آئے۔

بعض تو ان کی آمد کا زمانہ پچیس ہزار سال سے ایک لاکھ سال تک قبل قرار دیتے ہیں۔ بہرحال یقینی طور پر یہ مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہو سکا کہ کس علاقہ اور کونسی نسل سے ان کا تعلق ہے۔

## آب و ہوا

برّاعظم آسٹریلیا دنیا کے تمام علاقوں سے ہموار اور خشک ترین ہے۔ اکثر حصہ میں اوسطاً سالانہ بارش ۱۵ انچ سے بھی کم ہے تسمانیہ ساؤتھ ویلز۔ کوئن لینڈ اور وکٹوریہ ریاستوں میں بارش ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ کافی ہو جاتی ہے۔ بعض علاقوں میں بارش سالہا سال تک نہیں ہوتی اور اگر ہو بھی تو قابل ریکارڈ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ برّاعظم کا اکثر حصہ قابلِ زراعت نہیں۔ بعض علاقے صرف چراگاہ کے لیے مفید ہیں۔ جہاں گائے اور بھیڑیں پالی جاتی ہیں۔ نئی ایجادات کو استعمال میں لا کر ملک خوراک میں نہ صرف خود کفیل ہے بلکہ گندم اس ملک کی برآمدات میں شامل ہے۔ کپاس کی پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بہترین اون اور گوشت زرمبادلہ کمانے کا ذریعہ ہے بعض علاقوں میں گرمی کے موسم میں جب گھاس اور دوسری فصلیں خشک ہو جاتی ہیں تو آگ لگنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اگر ایک بار غلطی یا بے احتیاطی سے آگ لگ جائے تو آنِ واحد میں آگ پھیل کر وسیع علاقہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے جس پر قابو پانا محال ہو جاتا ہے جو نہ صرف مالی بلکہ جانی نقصان کا بھی موجب ہو جاتی ہے ۱۹۳۹ء اور ۱۹۸۳ء میں آگ لگنے کی وجہ سے بھاری مالی و جانی نقصان ہوا۔

پاکستان کی طرح آسٹریلیا میں بھی موسم چار ہیں لیکن وقت کے لحاظ سے بالکل برعکس مثلاً پاکستان میں موسم بہار مارچ اپریل میں ہوتا ہے۔ جبکہ آسٹریلیا میں ان دنوں موسم خزاں کا وقت ہوتا ہے۔ آسٹریلیا میں سردی کا موسم جون تا اگست ہے جب کہ پاکستان میں ان ایام میں سخت گرمی ہوتی ہے۔ پاکستان میں جنوری سخت سردی کا ہوتا ہے لیکن آسٹریلیا میں جنوری گرم ترین و علیٰ ہذا القیاس۔ آسٹریلیا میں بعض ریاستوں میں برف باری بھی ہوتی ہے لیکن مستقل طور پر سارا سال برف صرف چند سو گز دن میں ہی رہتی ہے۔ جو عام طور پر قابل تذکرہ بھی نہیں سمجھی جاتی۔

## معدنیات

قدرت نے آسٹریلیا کو معدنیات کی دولت سے مالا مال کیا ہوا ہے۔ سونا، چاندی، تانبا، لوہا، ایلومینیم، یورینیم، کوئلہ، تیل اور قدرتی گیس کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ یورپ سے حاصل کردہ ٹیکنالوجی کو زیر استعمال لا کر مصنوعات میں بھی ترقی کی راہ پر گامزن ہے ائرکرافٹ انڈسٹری، جہاز سازی، کیمیکلز، پیپر ملز، ٹیکسٹائل ملز اور چمڑا سازی کے کارخانے شامل ہیں۔

ملک میں تعلیمی معیار اچھا رہے ملکی قانون کے مطابق ۶ سال سے ۱۵ سال (لڑکیاں ۱۶ سال) تک کی عمر کے بچوں کے لیے "گورنمنٹ سکولز میں تعلیم مفت اور لازمی ہے۔ پرائیویٹ پرائمری و سیکنڈری سکولز بھی ہیں جن میں طلبا سے فیس لی جاتی ہے۔ ان کی تعداد تیئیس سو کے قریب ہے جن میں سترہ سو سے زائد سکولز رومن کیتھولک فرقہ کی ملکیت ہیں۔ ملک بھر میں انیس یونیورسٹیاں قائم ہیں۔

## ذرائع آمد و رفت

ملک میں اندرونی ذرائع آمد و رفت کے لیے ریل اور پختہ سڑکوں کے علاوہ ملکی وسعت کے پیش نظر ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر کی عام سفری سہولتیں میسر ہیں۔ ۱۸۵۴ء میں سب سے پہلی ریلوے لائن بچھائی گئی۔ اس وقت ستائیس ہزار میل لمبی ریلوے لائنز ہیں۔

دنیا میں آسٹریلیا کی ٹرانس کونٹی نینٹل ریلوے غیر معمولی طور پر مشہور و معروف ہے جو جنوبی آسٹریلیا کی پورٹ آگسٹا سے شروع ہو کر مغربی آسٹریلیا میں کالگرلی تک ہزاروں میل بے آب و گیاہ چٹیل میدانوں سے گزرتی ہے جس کی راہ میں ایک بھی ندی یا نالہ نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑتا جس پر پل تعمیر کر کے ریلوے لائن کو گزارا گیا ہو۔ ملکی انٹرنیشنل ایئر لائن کا نام "کنٹاس" ہے۔

## جنگلی جانور

جنگلی جانوروں کے لحاظ سے براعظم آسٹریلیا کو انفرادیت حاصل ہے۔ آسٹریلیا کے کنگرو تو دنیا میں معروف و مشہور ہیں۔ اس قسم کے جانوروں کی ایک سو بیس سے زائد قسمیں وہاں پر پائی جاتی ہیں جو اپنے بچہ کو تھیلی میں اٹھا کر چلتے ہیں دو ایسے جانور ہیں جو انڈے دیتے ہیں لیکن اپنے بچوں کو دودھ پلاتے ہیں۔ ایک کا نام DUCK-BILLED PLTYPUS اور دوسرا ECHIDNA ہے۔

## ریاستیں

آسٹریلیا چھ ریاستوں میں تقسیم ہے جو مختلف سالوں میں برطانیہ سے آزاد ہوئیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔
۱۔ نیو ساؤتھ ویلز، ۲۔ وکٹوریہ۔ ۳۔ کوئن لینڈ۔ ۴۔ جنوبی آسٹریلیا۔ ۵۔ مغربی آسٹریلیا۔ ۶۔ تسمانیہ۔

## دارالحکومت

آسٹریلیا کے دارالحکومت کنبرا کو بھی ریاست کا مقام حاصل ہے یہ سڈنی شہر سے ۲۰۰ میل دور جنوب مغرب میں ہے۔ اس کا رقبہ ۲۳۵۹ مربع میل ہے۔ ۱۹۲۷ء میں پہلی بار کامن ویلتھ آف آسٹریلیا کی پارلیمنٹ کا اجلاس وہاں ہوا۔

شمالی آسٹریلیا کو کامن ویلتھ آف آسٹریلیا کے تحت آتا ہے۔ لیکن اس کی اپنی قانون ساز اسمبلی ہے۔ قدیم باشندوں کی تعداد یہاں سب سے زیادہ ہے۔ مرکزی حکومت کی پارلیمنٹ میں آبادی کے تناسب سے یہاں سے صرف ایک ممبر ہوتا ہے اگرچہ رقبہ کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر ہے۔

تمام ریاستیں خود مختار ہیں ہر ایک کی اپنی پارلیمنٹ ہے۔ تمام ریاستوں کی مرکزی حکومت کی پارلیمنٹ میں ریاستوں کی آبادی کے تناسب سے ممبر منتخب کیے جاتے ہیں۔ البتہ سینیٹرز ہر ریاست سے برابر دس دس منتخب ہوتے ہیں۔ طرز حکومت شمالی امریکہ اور انگلستان کی طرح کا ہے۔ ملک کا سربراہ وزیر اعظم ہوتا ہے

مرکزی حکومت فنانس۔ کرنسی۔ دفاع۔ امور خارجہ، کسٹم و ایکسائز، سوشل، سروسز جہاز سازی اور قدیم باشندوں کے حقوق و امور کی نگران ہے۔ مرکزی کابینہ کے وزراء کے اجلاس اور ان کے فیصلوں پر عمل درآمد بھی ہوتا ہے لیکن کابینہ کے اجلاس کی کارروائی کا تحریری ریکارڈ نہیں رکھا جاتا۔

اہل آسٹریلیا مکمل طور پر آزاد اور خود مختار ہونے کے باوجود ملکہ برطانیہ کو سربراہ مملکت سمجھتے ہیں جس کی طرف سے ایک گورنر جنرل اور چھ ریاستوں کے گورنر مقرر ہوتے ہیں۔

ملک میں چار سیاسی پارٹیاں ہیں۔ لبرل لیبر۔ نیشنل۔ اور ڈیموکریٹک۔ آسٹریلیا کے ہر شہری کو قانوناً مرکزی پارلیمنٹ اور ریاستوں کی پارلیمنٹ میں ووٹ دینا پڑتا ہے اور معقول وجہ بتائے بغیر کوتاہی کرنے والا جرمانہ کا مستوجب ہوتا ہے۔

## آسٹریلیا کے جزائر

آسٹریلیا کے زیر نگرانی جزائر بھی ہیں جن میں مشہور یہ ہیں جزائر NORFOLK جزائر CHRISTMA۔ جزائر COCOS (KEELING)۔ اور ستائیس CORAL جزائر۔

## حرف آخر

الٰہی تقدیر اور خدائی منشاء دیکھئے کہ براعظم آسٹریلیا کی ظاہری آبادی کا مرحلہ سب براعظموں سے آخر میں شروع ہوا۔ براعظم آسٹریلیا روحانیت سے خالی اور کلیتہً ویران پڑا ہوا تھا۔ اب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ البیت الہدیٰ کے سنگ بنیاد رکھنے کے ساتھ اس کے روحانی دور کا آغاز ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کثرت کے ساتھ اہل آسٹریلیا کے دل اس نئے گھر کی طرف مائل کر دے اور اہل آسٹریلیا دین حق کے نور سے منور ہو کر نئی روحانی زندگی پائیں آمین۔

# مکرم ماسٹر محمد یونس صاحب مرحوم آف فجی کا ذکر خیر

مکرم ماسٹر محمد یونس صاحب ۱۹۶۴ء میں داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ پیشہ کے لحاظ سے آپ معلم تھے۔ ۱۹۵۹ء میں سینئر کیمبرج کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۱ء میں ٹیچرز ٹریننگ کالج سے ٹیچرز ٹریننگ حاصل کی۔

جماعتی کاموں میں آپ بڑی دلچسپی سے حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ مختلف جماعتی ذمہ دار عہدوں پر فائز رہے۔ نیشنل قائد فجی۔ سیکرٹری رشتہ ناطہ فجی۔ سیکرٹری مال لٹوکا۔ نیشنل سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ جماعتی میٹنگوں میں ان کے مشورے بہت صائب ہوتے۔ احباب جماعت کی بہبود میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے۔ خدمت خلق کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے ہر ایک سے دوستانہ رویہ اختیار فرماتے۔

بڑے ہنس مکھ اور باغ و بہار طبیعت کے مالک تھے۔

مرحوم ۱۳ر نومبر ۱۹۴۲ء کو فجی کے ایک مشہور خاندان میں پیدا ہوئے آپ کے دادا صاحب کا نام رحمت اللہ خان تھا۔ والد کا نام محمد یعقوب تھا۔ اپنے دادا مرحوم کے پہلے پوتے تھے اس لئے سارے خاندان کی آنکھوں کا تارا تھے۔ آپ کی وفات بیالیس سال کی عمر میں ۲۴ر مارچ ۱۹۸۴ء کو ہوئی۔ اس وقت لٹوکا احمدیہ پرائمری سکول میں بطور ہیڈ ماسٹر کام کر رہے تھے۔

مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ والدہ۔ بیوی۔ ایک لڑکا۔ لڑکی۔ پانچ بھائی اور دو بہنیں چھوڑی ہیں۔

احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرماوے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(و۔ت)

# مالی قربانی اخلاص کے مطابق پھل لاتی ہے

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر فرماتے ہیں:

"مومن کی قربانی اس بیج کی طرح ہے جو کہ پھلتا پھولتا اور بار بار پھل لاتا ہے اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ "تحریک جدید" میں حصہ لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ آئندہ سال اسے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق ملے۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نئے تقاضوں کے پیش نظر بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرنے کی توفیق دے۔ آمین (وکیل المال اوّل)

## ربوہ کو خوبصورت بنائیں

اپنے پیارے امام کی مبارک خواہش کی تکمیل میں ربوہ کو سرسبز و شاداب بنانے کی تحریک میں بھرپور حصہ لیں اور اس برسات کے موسم سے کما حقہٗ فائدہ اٹھائیں۔ (گلشن احمد نرسری) سے پودوں کی درج ذیل اقسام ارزاں قیمت پر دستیاب ہیں:

شیشم، سرس، سفیدہ، جامن، ٹکوما، کنیر، سیمل، سکھ چین، ایپل ایپل، گرمھل، نیم، بکین، انجیر، توت، انار وغیرہ۔

صدران کرام محلہ اور زعماء صاحبان سے گزارش ہے کہ یکم اگست تا ۱۵ر ستمبر اپنے اپنے محلہ میں فعال اور مؤثر سعی کے ذریعہ گھروں۔ گلیوں اور ماحول میں ایک ترتیب کے ساتھ پودے لگائیں۔ تا ربوہ سرسبزی و شادابی کے لحاظ سے ایک معیاری شہر قرار پائے۔

(سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی)

## اعلان

برسات کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ بارشوں کی وجہ سے بعض مکانات اور دیواریں گر جاتی ہیں اور بعض احباب بیمار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تمام ناظمین اصلاح الانصار اللہ و زعماء صاحبان مجالس انصار اللہ کی خدمت میں بذریعہ اعلان الفضل اخبار درخواست ہے کہ ان مصیبت زدہ احباب احمدی ہوں یا غیر از جماعت ان کی ہر ممکن امداد فرماویں۔ نیز طبی امداد بھی فراہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں اور اپنی ماہوار رپورٹ میں ذکر کر کے ممنون فرمائیں۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

## درخواست ہائے دعا

- عزیزہ ساجدہ ناہید بعمر سات سال شدید بیمار ہے لاہور میں سر کا آپریشن متوقع ہے۔
  (عبدالرشید کباب فروش گول بازار)
- عزیزم رشید احمد بعمر ۹ ماہ شدید بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔
  (منور احمد دارالعلوم شرقی ربوہ)
- میرے بھائی خواجہ منیر احمد صاحب کا جرمنی میں پھیپھڑے کا میجر اپریشن ہوا ہے۔
  (خواجہ حمید احمد۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ پہلے مشکلات میں ڈالا جائے۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اسی لئے فرمایا ہے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۵ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۲ء)

اس سے ظاہر ہے دعا کرنے والے کا یہ فرض ہے کہ صبر اور استقلال سے دعا کرتا رہے اور اس وقت تک کرتا رہے جب تک کہ خدا تعالیٰ اس کی قبولیت کو ظاہر نہ کر دے۔ یہ صبر و استقلال بجائے خود قبولیت پر دال ہوتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس صبر اور استقلال سے دعائیں کرنے کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ اس وقت تک دعا کرتا رہے۔ جب تک کہ خدا اس کے دل میں یقین نہ پھر دے اور انا الحق کی آواز اس کو نہ آجاوے۔

اس میں شک نہیں کہ اس مرحلہ کو طے کرتے اور اس مقام تک پہنچنے کے لئے بہت سی مشکلات اور تکلیفیں ہیں مگر ان سب کا علاج صرف صبر سے ہوتا ہے۔ حافظ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر
آرے شود ولیک بخونِ جگر شود

یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے، یقین کرے۔ پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ وہ وقت آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو سن لے گا اور اسے جواب دیگا .... ہر امر کے فیصلہ کے لئے معیار قرآن ہے۔ دیکھو حضرت یعقوب علیہ السلام کا پیارا بیٹا یوسف علیہ السلام جب بھائیوں کی شرارت سے ان سے الگ ہو گیا تو آپ چالیس برس تک اس کے لئے دعا کرتے رہے۔ اگر وہ جلد باز ہوتے تو کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوتا۔ چالیس برس کے بعد وہ دعائیں کھینچ کر یوسف کو لے ہی آئیں .... اللہ تعالیٰ نے اگر دعاؤں سے محروم رکھنا ہوتا تو وہ جلد جواب دے دیتا۔ مگر اس سلسلہ کا لمبا ہونا قبولیت کی دلیل ہے۔ کیونکہ کریم سائل کو دیر تک بٹھا کر کبھی محروم نہیں کرتا بلکہ بخیل سے بخیل بھی ایسا نہیں کرتا۔ وہ بھی سائل کو اگر زیادہ دیر تک دروازہ پر بٹھائے تو آخر اس کو کچھ نہ کچھ دے ہی دیتا ہے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۲ء)

## نئی پود کی تربیت

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر رحمہ اللہ تعالیٰ نے انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تربیت کی ذمہ داری بچوں پر نہیں ڈالی جا سکتی اور نہ نوجوانوں پر ڈالی جا سکتی ہے یہ کام بڑوں کا ہے یعنی عمر میں اور تجربہ میں اور سلجھی ہوئی طبیعتوں والے انصار کا یہ فرض ہے کہ وہ تربیت کی طرف توجہ دیں۔" (بحوالہ الفضل ۲۱ فروری ۱۹۷۵ء)

اس اہم ذمہ داری کی طرف توجہ مرکوز رکھنے کے لئے ہمارے عہد میں یہ بات شامل کی گئی ہے کہ ہم اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ نیکیوں کی تلقین کرتے رہیں گے۔ تو ہر بھائی جائزہ لے کہ سال رواں میں اس نے نئی پود کو

۱۔ نماز اور قرآن مجید پڑھنے ۲۔ اپنے مقدس امام کو خطوط لکھنے

۳۔ اخلاق فاضلہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلانے کے لئے اپنے نیک نمونہ اور زبانی وعظ و نصیحت یا درس و تدریس سے کام لیا ہے؟ اگر اس سلسلہ میں کچھ کمی رہ گئی ہو تو فوراً اس کی تلافی فرمائی جائے۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

الفضل میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

## خدا کو پہچاننے کیلئے بہت کوشش کرو

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"اس تعلیم کا خلاصہ یہی ہے کہ خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور خدا کے بندوں سے ہمدردی اختیار کرو اور نیک چلن اور نیک خیال انسان بن جاؤ۔ ایسے ہو جاؤ کہ کوئی فساد اور شرارت تمہارے دل کے نزدیک نہ آسکے۔ جھوٹ مت بولو۔ افترا مت کرو اور زبان اور ہاتھ سے کسی کو ایذا مت دو۔ اور ہر ایک قسم کے گناہ سے بچتے رہو۔ اور نفسانی جذبات سے اپنے تئیں روکے رکھو۔ کوشش کرو کہ تمام پاک دل اور بے شر ہو جاؤ..... اور چاہیئے کہ تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو اور اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک منصوبہ اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاؤ۔ خدا سے ڈرو اور پاک دلی سے اسکی پرستش کرو۔ اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور حق تلفی اور بے جا طرف داری سے باز رہو اور بدصحبت سے پرہیز کرو اور آنکھوں کو بدنگاہوں سے بچاؤ اور کانوں کو غیبت سننے سے محفوظ رکھو۔ اور کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو بدی اور نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو اور چاہیئے کہ فساد انگیز لوگوں اور شریر اور بدمعاشوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گذر نہ ہو۔ ہر ایک بدی سے بچو اور ہر ایک نیکی کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو اور چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تم میں کبھی بدی اور بغاوت کا منصوبہ نہ ہونے پاوے اور چاہیئے کہ تم اس خدا کو پہچاننے کے لئے بہت کوشش کرو جس کا پانا عین نجات اور جس کا ملنا عین رستگاری ہے وہ خدا اسی پر ظاہر ہوتا ہے جو دل کی سچائی اور محبت سے اس کو ڈھونڈتا ہے وہ اسی پر تجلی فرماتا ہے جو اسی کا ہو جاتا ہے۔ وہ دل پاک ہیں وہ اس کا تخت گاہ ہے اور وہ زبانیں جو جھوٹ اور گالی اور یاوہ گوئی سے منزہ ہیں وہ اس کی وحی کی جگہ ہیں اور ہر ایک جو اس کی رضا میں فنا ہوتا ہے اس کی اعجازی قدرت کا مظہر ہو جاتا ہے۔"

(کشف الغطاء ص۸، ص۹) (نظارت اصلاح وارشاد)

## جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو لے لو

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر فرماتے ہیں:۔

"تمہیں کوشش کرنا چاہیئے کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے بنو اور اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہ آسکو تو کوشش کرو کہ درمیانی درجہ تمہیں میسر آجائے اگر تم درمیان میں بھی شامل نہ ہو سکو تو اس کے بعد جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو لے لو اور کم از کم تم یہ کوشش کرو کہ تم آخری آدمی مت بنو۔"

تحریک جدید کے سال ختم ہونے میں ۳ ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے مجاہدین تحریک جدید اپنے وعدہ کی جلد ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال۔ اوّل)

## ضروری اعلان برائے چندہ ممبری ناصرات

"کل کے کاموں کو بھی ممکن ہو اگر تو آج کر۔ وقت یہ ہرگز نہیں تاخیر کا۔"

(کلام محمود)

ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ کا مالی سال ستمبر میں ختم ہو جاتا ہے۔ صرف دو ماہ کا قلیل عرصہ باقی ہے اور ناصرات کے چندہ ممبری کے سالانہ بجٹ میں بہت زیادہ کمی ہے۔ جو ناصرات کی سابقہ روایات کے خلاف ہے۔ کیا آپ اس سال بچیوں کو پیچھے چھوڑ دیں گی۔؟

سیکرٹریان ناصرات کے علاوہ صدر صاحبات سے بھی درخواست ہے کہ وہ شعبہ ناصرات کی طرف توجہ دیں اور ان کا بجٹ چندہ ممبری کے اضافہ سے پورا ہو۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# انسان کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفت "سمیع" سے فائدہ اٹھائے اور اس کے دروازہ کو کھٹکھٹائے

## اگر انسان دعائیں کرنا اپنا معمول بنالے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی ایمانی قوت دے گا جو اسے شیطانی حملوں سے محفوظ رکھے گی

حضرت سیدنا فضل عمر نور اللہ مرقدہ سورۃ نور کی آیت ۲۲۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ..... وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:۔

پس لا تتبعوا خطوات الشیطٰن فرما کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اے مومنو شیطانی طریق اور شیطانی مذہب اور شیطانی اثر کو اختیار نہ کرو اور اس امر کو یاد رکھو کہ جو شخص شیطانی طریق اور مسلک کو قبول کرتا ہے اور وہ لازماً بدی اور ناپسندیدہ باتوں کے پیچھے پڑ جاتا ہے کیونکہ شیطان ہمیشہ بدی اور ناپسندیدہ باتوں کی ہی تحریک کیا کرتا ہے لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ کامل پاکیزگی بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے حاصل نہیں ہوتی۔ پس اس کا طریق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو اور اپنے حالات کو زیادہ سے زیادہ پاکیزہ لوگوں کی طرح بناؤ۔ تاکہ وہ یہ دیکھ کر کہ تم پاکیزہ بننے کی کوشش کر رہے ہو تم کو پاکیزہ بنا دے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان ہمیشہ انسان کے پیچھے پڑا رہتا ہے حتیٰ کہ جب انسان خدا تعالیٰ پر ایمان لے آتا ہے۔ تب بھی وہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا اور اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور کئی لوگ اس کے دھوکہ میں آکر ایمان لانے کے بعد پھر اس کی باتوں کو ماننے لگ جاتے ہیں اور مرتد اور فاسق ہو جاتے ہیں اور یہ خطرہ اس قدر عظیم ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو کوئی شخص بھی اس خطرہ سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ مگر اس فضل کو جذب کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع سے فائدہ اٹھائے اور اس کے دروازہ کو کھٹکھٹائے اگر وہ اس کے دروازہ کو کھٹکھٹائے گا اور اسی سے دعائیں کرنا اپنا معمول بنالے گا تو اللہ تعالیٰ جو علیم ہے اور اپنے بندوں کے حالات اور انکی کمزوریوں کو خوب جانتا ہے اس کے دل میں ایسی ایمانی قوت پیدا کر دے گا جس کے نتیجے میں وہ شیطانی حملوں سے محفوظ ہو جائے گا اور اسے طہارت اور پاکیزگی میسر آجائے گی۔ غرض طہارت کامل جس کے بعد کوئی ارتداد اور فسق نہیں ہوتا محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ حاصل ہوتی ہے۔ جسے انسانی دعائیں اپنی طرف کھینچتی رہتی ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اول صفحہ ۲۸۱ تا ۲۸۲)

(بقیہ پٹیشن صفحہ اول)

قاسمی پر مشتمل ہے آج پندرھویں دن بھی لاہور ہائیکورٹ کی عمارت میں مسٹر مجیب الرحمٰن اور تین دوسرے افراد اور کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالواجد کی طرف سے دائر کردہ اس درخواست کی سماعت جاری رکھی۔ جس میں جماعت احمدیہ کے بارے میں صدارتی آرڈیننس کو قرآن وسنت کی بنیاد پر چیلنج کرتے ہوئے اس آرڈیننس کو کالعدم قرار دیئے جانے کی درخواست کی گئی ہے۔

لاہوری گروپ کے کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالواجد نے جو شریعت پٹیشن نمبر ۷/ح آف ۱۹۸۴ء کے درخواست گزاروں میں شامل ہیں۔ آج گیارہ بجکر ۴۰ منٹ تک اپنے دلائل دیئے۔ اس کے بعد جیورسٹ ایڈووکیٹ ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی نے وفاقی حکومت کی طرف سے دلائل دیئے ان کی معاونت حاجی شیخ غیاث محمد ایڈووکیٹ علامہ ڈاکٹر خالد محمود اور مولانا عبدالرحمٰن کر رہے ہیں۔ وہ اپنے دلائل آئندہ سماعت کے روز بھی جاری رکھیں گے نیز پروفیسر طاہر القادری عدالتی معاون، اتوار ۱۵ اگست ۱۹۸۴ء کو عدالت سے خطاب کریں گے۔

# نوٹس تعلیمی وظائف

ضلع کونسل سرگودھا نے اپنے دیہی علاقوں میں رہنے والے طلباء/طالبات کو حسب ذیل وظائف دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ ایم۔ بی بی ایس | ۲۰۰/- | روپے ماہوار |
| ۲۔ بی ایس سی زراعت | ۲۰۰/- | " " |
| ۳۔ ہائی سکول کے طلباء طالبات کے لئے | ۱۰۰/- | " " |
| ۴۔ مڈل سکولوں " " " | ۷۵/- | " " |

خواہشمند طلباء/طالبات مجوزہ فارم جو دفتر ضلع کونسل سرگودھا سے دستیاب ہیں) پر درخواستیں مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۴ء تک بصیغہ رجسٹری ارسال کریں۔ درخواستیں بہرصورت متعلقہ تعلیمی ادارے کی معرفت آنی چاہئیں۔ ادارہ کے سربراہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ درخواست پر سفارش کرتے ہوئے دیگر وجوہ کے علاوہ درخواست دہندہ کی تعلیمی حالت کا تقابلی جائزہ تحریر کریں۔ ہر درخواست کے ہمراہ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ لف کرنا لازمی ہے۔

المشتہر:۔ (چوہدری انور علی چیمہ) چیئرمین ضلع کونسل سرگودھا

(بحوالہ روزنامہ مشرق لاہور یکم اگست ۱۹۸۴ء)

# دعائے مغفرت

مکرم شیخ سردار محمد صاحب ڈھائی ماہ بیمار رہنے کے بعد ۱۵ جولائی ۱۹۸۴ کو سول ہسپتال فیصل آباد میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی شام محلہ کریم نگر فیصل آباد میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس کے بعد ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور گول بازار میں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثرت سے احباب نے شرکت کی۔ قبرستان عام میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کرائی۔

احباب جماعت مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(سعید احمد اظہر شاہد۔ مربی سلسلہ فیصل آباد)

# اعلانِ گمشدگی

مکرم عبدالغفار صاحب جن کی عمر ۴۵ سال ہے اور چک ۱۲۱ ج ب گوگھووال ضلع فیصل آباد کے رہنے والے ہیں کئی روز سے لاپتا ہیں ان کا دماغی توازن ٹھیک نہیں۔ ہیں کا پی مل جائے تو لکھنے بیٹھ جاتے ہیں۔ الجھے ہوئے بال اور خشخشی داڑھی ہے۔ سر کو جھکا کر چلتے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو براہ کرم درج ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ پہنچانے والے کو انعام بھی دیا جائیگا۔

(ندیم احمد مکان ۱۱۱ ۔ ناصر آباد ربوہ)


حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷ اگست

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے

منیجر دواخانہ حکیم نظام جان، کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ، فون: 558

مکان برائے فروخت

دس مرلہ رقبہ میں ایک عدد مکان جس میں دو دکانیں تین کمرے اور برآمدہ ہے بجلی اور سوئی گیس کی سہولت ہے ریلوے روڈ دارالرحمت غربی میں نزد Swimming pool واقع ہے۔ خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

فہمیدہ لطیف شیخ c/o
مولوی انعام الحق کوثر صاحب
مکان نمبر ۴/۱۶ دارالرحمت وسطی ربوہ

fly the British way
We'll take more care of you.

INFORMATION OFFICE PHONE : 493
British airways
AL-MAHMUD
AQSA ROAD, RABWAH.